قال اللہ تعالیٰ

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ

نزلت فی مسیلمۃ والاسود العنسی وسجاح زوج مسیلمۃ کلهم تنبأوزعم ان اللہ قداوحی الیہ۔ تفسیر قرطبی ص ۳۹ ج ۷

الحمد للہ کہ رسالہ مستطاب کاشف ازنیاب ازہر مسیلمۂ کذاب خواہ ازیمامہ باشد یا ازپنجاب مسمّٰی بہ

شرائط نبوت

از افاضات

حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب رحمہ اللہ

شیخ التفسیر والحدیث

ناشر:۔ کتب خانہ قاسمی دیوبند سہارنپور یوپی

قیمت ۵۰/-

شرائط نبوت

(از حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی سابق صدر جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی والصلوٰۃ و السلام علی سید الاصفیاء وخاتم الانبیاء وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ الاتقیاء عدد انفاس الخلائق اجمعین وعلینا معھم یا ارحم الراحمین۔

اما بعد: سلاطین عالم کا یہ طریق رہا ہے کہ ہر کس وناکس کو اپنا وزیر اور سفیر نہیں بناتے وزارت اور سفارت کے لئے ایسے شخص کو منتخب کرتے ہیں جو عقل اور فہم میں یگانہ روزگار ہو۔ بادشاہ اور اسکی حکومت کا وفادار اور اطاعت شعار ہو صادق اور راست باز ہو۔ امانت دار اور دیانت دار ہو جھوٹا اور مکار نہ ہو۔ زیرک اور دانا ہو کہ احکام شاہی کے سمجھنے میں غلطی نہ کرتا ہو وغیرہ وغیرہ جب تک اس قسم کے اوصاف فاضلہ اور صفات کاملہ نہ ہوں گی اس وقت تک اس کو منصب وزارت وسفارت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

جب شاہان دنیا کی مجازی اور فانی حکومت کی وزارت اور سفارت کے لئے یہ یہ شرائط ہیں تو اس احکم الحاکمین اور شہنشاہ حقیقی کی نبوت اور رسالت کیلئے اس سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر شرائط ہوں گی حافظ تورپشتی رحمہ اللہ المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں۔

انبیاء کرام ہمیشہ فرمان الٰہی کی پیروی کرتے ہیں اور انکا نفس

اطاعت خداوندی میں ہمیشہ ان کا تابع اور مطیع ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ بزرگ حضرات خداتعالیٰ کی معصیت سے معصوم ہوتے ہیں اگر انبیاء معصوم نہ ہوتے تو اللہ مخلوق کو انکی بے چون وچرا اطاعت اور متابعت کا حکم نہ دیتا۔ انبیاء کی عقل دوسرے لوگوں کی عقلوں سے ارفع اور اکمل ہوتی ہے۔ انکے ادراکات دوسروں کے ادراکات سے بہت زیادہ سریع اور تیز ہوتے ہیں۔ خطا اور غلطی سے محفوظ اور مامون ہوتے ہیں ان کی رائے دوسروں کی رائے سے زیادہ تیز اور قوی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ علوم وحی کو جس طرح انبیاء سمجھتے ہیں دوسروں سے ممکن نہیں انکا حافظہ سب سے قوی ہوتا ہے اور فصاحت وبلاغت اور تاثیر سخن میں بھی انبیاء تمام ابناء عصر پر غالب رہتے ہیں۔ ان کے ظاہری اور باطنی قویٰ سب سے زیادہ قوی ہوتی ہیں۔ ان کا خلق نہایت نیک۔ اور ان کی صورت بڑی وجیہہ اور ان کی آواز نہایت عمدہ اور خوش گوار اور غایت درجہ مؤثر ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ انبیاء جس طرح سیرت اور معنیٰ کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر ہوتے ہیں اسی طرح صورت اور ظاہر میں بھی خوب تر اور پسندیدہ تر ہوتے ہیں۔" انتہیٰ مترجماً من الفارسیۃ بالہندیۃ

اس زمانہ میں لوگوں نے نبوت اور رسالت کو ایک کھیل بنا لیا ہے جس کا جی چاہتا ہے نبوت کا دعویٰ کر دیتا ہے وحی اور الہام کے اشتہار شائع کرنے لگتا ہے اس لئے ہم مختصر طور پر نبوت کے کچھ شرائط ذکر کرتے ہیں جو عین عقل سلیم کے مطابق ہیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ کسی عقل والے کو ان کے قبول میں تردد

نہ ہوگا اور جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کے دام میں پھنسے ہوئے ہیں انشاء اللہ ثم ان شاء اللہ ان پر مرزا غلام احمد کی نبوت کی حقیقت خوب واضح ہو جائیگی کہ وہ صادق تھا یا کاذب۔ فاقول وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ط وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللہِ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ہ

شرائط نبوت

شرط اول

عقل کامل

نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ کامل العقل بلکہ اکمل العقل ہو۔ نبی کے لئے عقل کامل کی ضرورت اس لئے ہے کہ نبی وحی الہی کے سمجھنے میں غلطی نہ کرے۔ نیز جب تک عقل کامل نہ ہو اسے اطمینان نہیں ہو سکتا نبوت غباوت کیساتھ کبھی جمع نہیں ہو سکتی غبی کا نبی ہونا عقلاً محال ہے۔ ایک عاقل اور دانا کو غبی اور ناقص العقل پر ایمان لانیکا حکم دینا سراسر خلاف عقل ہے غبی اور ناقص العقل تو اپنا بھی ہادی اور رہنما نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ وہ عقلاء اور اذکیاء کی ہدایت کے لئے مبعوث ہو۔ بچے اور عورتیں چونکہ ناقص العقل ہوتے ہیں اس لئے وہ بغیر ولی اور سرپرست کے اپنے مال میں بھی تصرف کرنیکے مجاز نہیں حتیٰ کہ ناقص العقل کو بغیر ولی کے نکاح کرنیکی بھی اجازت نہیں۔ اور عقلاً یہ بھی محال ہے کہ کسی غبی اور ناقص العقل شخص کو فقط غبی اور ناقص العقل لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا جائے اس لئے کہ نبی اور امت جب دونوں ہی ناقص العقل ہوں گے تو پھر وہ دین عجب

حماقتوں کا مجموعہ ہوگا۔ اور ایسے احمقانہ دین سے کسی صلاح وفلاح کی توقع تو درکنار خرابی ہی میں اضافہ ہوگا۔

بلکہ

نبی کیلئے فقط کامل العقل ہونا کافی نہیں بلکہ اکمل العقل ہونا ضروری ہے یعنی عقل اور فہم میں اس درجہ بلند ہو کہ اس زمانہ میں کوئی اس کی نظیر نہ ہو۔ اسلئے کہ یہ ناممکن ہے کہ امتی کی عقل کسی نبی کی عقل سے بڑھ کر ہو۔ نبوت کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نبی اپنی تمام امت سے عقل اور دانائی میں بالا اور برتر ہو کسی بڑے سے بڑے عاقل کی عقل اسکے ہم پلہ اور پاسنگ نہ ہو۔

دوسری شرط

حفظ کامل

نبوت کی دوسری شرط یہ ہے کہ اسکا حافظہ فقط صحیح اور درست ہی نہ ہو بلکہ کامل الحفظ اور بلکہ اکمل الحفظ ہو۔ معاذ اللہ اگر نبی کا حافظہ خراب ہو تو اسکو اللہ کی وحی بھی پوری یاد نہ رہے گی۔ بسا اوقات ایک لفظ کی کمی سے بھی حکم میں زمین وآسمان کا فرق ہو جاتا ہے۔ اور جب نبی کا حافظہ خراب ہونیکی وجہ سے بندوں تک اللہ کی وحی اور اسکا حکم پورا پورا نہ پہنچے گا تو وہ بجائے ہدایت کے گمراہی کا سبب ہوگا۔

حدیث میں ہے کہ جب ابتداء بعثت میں جبریل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لیکر نازل ہوتے تو حضورؐ جبریلؑ کے ساتھ ساتھ پڑھتے مبادا کوئی لفظ قرآن کا بھول جاؤں۔ اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ

نہ چلا تو اس کے پڑھنے پر اپنی زبان کہ شتاب اسکو سیکھ لے۔ وہ تو ہمارا ذمہ ہے اسکو سمیٹ رکھنا اور پڑھنا پھر جب ہم پڑھنے لگیں تو ساتھ رہ اس کے پڑھنے کے

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ

ہم پڑھادیں گے تجھ کو پھر تو نہ بھولیگا مگر جو چاہے اللہ۔

اب ہم خود مرزا صاحب کے اقرار سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی نہ عقل درست تھی اور نہ حافظہ۔

اقرار مراق

مرزا صاحب نے اپنی تحریرات اور اعلانات میں اپنے مراق اور مالیخولیا اور خرابی حافظہ کا صاف اقرار کیا ہے چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

"دیکھو میری بیماری کی نسبت حضرت نے بھی پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح آسمان پر سے جب اتریگا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔" اھ ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ماہ جون ۱۹۰۶ء "مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب

کو موروثی نہ تھا بلکہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا تھا۔ اور اسکا باعث سخت دماغی محنت تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا" از رسالہ ریویو قادیان صنا بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۲۶ء۔

خرابی حافظہ کا اقرار

"مکرمی اخویم سلمہ! میرا حافظہ بہت خراب ہے اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔ حافظہ کی یہ ابتری (یعنی بدترین حالت) ہے کہ بیان نہیں کر سکتا" خاکسار غلام احمد از صدر انبالہ احاطہ ناگ پھنی۔

مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ع۳ صد ۲۱ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد

مرزائے قادیان میں عقل اور حافظہ دونوں کا فقدان

مرزا صاحب میں نبوت کی یہ دونوں شرطیں مفقود تھیں مرزا صاحب کو اپنے مراق اور مالیخولیا اور خرابی حافظہ کا خود اقرار اور اعتراف ہے۔ مرزا صاحب حافظ قرآن نہ تھے مسلمانوں کے بچوں کے برابر بھی حافظہ نہ تھا۔ حالانکہ مرزا صاحب کا دعویٰ یہ تھا کہ میری بعثت (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ بلکہ اس سے بھی اکمل ہے پس سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعثت ثانیہ میں قرآن یاد نہ رہا تھا۔ نیز مرزا صاحب کے اختلافات اور متعارض اور متہافت اقوال مرزا صاحب کی خرابی حافظہ کی دلیل ہیں۔ مرزا صاحب کو یاد نہیں رہتا کہ پہلے کیا لکھ چکا ہوں اور ناسخ و منسوخ کی تاویل مرزا صاحب

کی من گھڑت ہے احکام میں تو کچھ چل سکتی ہے لیکن واقعات اور خبروں میں نسخ جاری نہیں ہوتا لہٰذا واقعات کے بیان میں مرزا صاحب کی جو متعارض عبارتیں ہوں گی انہیں سوائے خرابی حافظہ یا چالاکی کے اور کوئی تاویل نہیں ہوسکتی۔ چالاکی سے مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب کے ہر مسئلہ میں دو دو اور تین تین اور چار چار مختلف اقوال ان کتابوں میں ملتے ہیں کچھ مسلمانوں کے عقائد کیمطابق ہیں اور بہت کچھ اسلامی عقائد کیخلاف ہیں تاکہ جیسا موقع ہو ویسی ہی عبارت مرزا صاحب کی کتاب سے پیش کردی جائے جب مرزا کا اسلام ثابت کرنا ہو تو مرزا صاحب کی وہ عبارتیں پیش کردی جائیں جو مسلمانوں کے اجتماعی عقائد کیمطابق دعویٰ نبوت سے پہلے لکھی گئی ہیں اور جب اپنی مرزائیت اور نیا دین پیش کرنا ہو تو دعویٰ نبوت کے بعد کی عبارتیں دکھلا دی جائیں غرض یہ کہ مرزا صاحب کے تھیلے میں سب کچھ ہے ختم نبوت بھی اور دعویٰ نبوت بھی حیات مسیح بھی ہے اور وفات مسیح بھی نزول مسیح بھی ہے اور نزول مسیح کا انکار بھی۔ مرزا صاحب کے اختلافات اور متعارض اقوال پر علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں جنکے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے کسی شخص کے اقوال میں اتنا اختلاف نہیں جتنا کہ مرزا صاحب کے اقوال میں ہے۔

مرزا صاحب کو یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور ہندؤوں کی بھی کتابیں یاد ہونی چاہئیں

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں تمام انبیاء اور کافروں اور ہندؤوں کے اوتاروں کا بروز ہوں اس لئے مرزا صاحب کو توریت اور انجیل اور زبور کے علاوہ چاروں وید وغیرہ بھی یاد ہونے چاہئیں حالانکہ مرزا صاحب کو توریت اور انجیل اور زبور اور

ویدکا ایک ورق بھی یاد نہ تھا۔ مرزا صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تیس آیتوں سے صراحتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ممات ثابت ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ

مرزا صاحب دعوائے نبوت سے پہلے اگرچہ نبی نہیں بنے تھے لیکن مجدد اور محدث اور ملہم من اللہ بن چکے تھے اور اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں حضرت مسیح بن مریم کی حیات اور دوبارہ دنیا میں تشریف لانیکا اعلان فرما رہے تھے۔

کیا اسوقت یہ تیس آیتیں مرزا صاحب کی نظر سے مخفی ہو گئی تھیں؟ ظاہر یہ ہے کہ مرزا صاحب مجدد نہیں یا نبی قرآن کی تلاوت ضرور فرماتے ہوں گے اور صلوٰۃ الاوابین کی بیس رکعتیں اور تہجد کی آٹھ رکعتوں میں قرآن کریم کے کئی کئی پارے ضرور پڑھتے ہونگے جنمیں وفات مسیح کی آیتیں بھی گذرتی ہونگی تو پھر کیا وجہ ہے کہ باوجود مجدد اور ملہم من اللہ ہونیکے ان تیس آیتوں سے حضرت مسیح کی وفات کو نہیں سمجھتے بلکہ اسکے برعکس اپنی الہامی کتاب میں حیات مسیح اور نزول مسیح کی اشاعت کر رہے ہیں کم عقلی کی یہ انتہا ہے کہ جو مسئلہ قرآن کریم کی تیس آیتوں میں صراحتہ مذکور ہو وہ باوجود مجدد اور ملہم من اللہ ہونیکے بھی نہ سمجھ میں آوے۔ اور اگر عناوت نہیں تو صراحتہ مکر ہے اور جس طرح غبی اور بدعقل نبی نہیں ہو سکتا اسیطرح صاحب مکر شخص نیک بھی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ نبی ہو جائے۔

نبوت کی تیسری شرط

علم کامل نبوت کی تیسری شرط یہ ہے کہ نبی کا علم ایسا کامل اور مکمل ہو کہ امت کے حیطہ ادراک سے بالا اور برتر ہو۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تو یہ ہے

کہ میں تمام اولین اور آخرین سے علوم میں بڑھا ہوا ہوں لیکن یہ دعوی ایسا بدیہی البطلان ہے کہ جسکو سوائے نادان کے کوئی قبول نہیں کرسکتا مرزا صاحب کی تصانیف کا علماء کی تصانیف سے موازنہ کرلیا جائے۔ نثر کا نثر سے اور نظم کا نظم سے اردو کا اردو سے فارسی کا فارسی سے اور عربی کا عربی سے اور انگریزی الہام کا انگریزی ادیبوں کے کلام سے موازنہ کرلیا جائے۔ ابھی مرزا صاحب کا مبلغ علم معلوم ہوا جاتا ہے مرزا صاحب کی زندگی ہی میں جو علماء تھے انکی تصانیف کو دیکھ لیا جائے۔ حضرت مولانا قاسم صاحبؒ بانی دار العلوم دیوبند اور حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی کی تصانیف کو سامنے رکھ کر مرزا صاحب کی کتابوں کو دیکھا جائے دو چار ہی ورق میں فرق معلوم ہوجائیگا۔ مرزا صاحب کی تصانیف میں سوائے اپنے کشف اور الہام اور تعلی کے دعووں اور دیگر حضرات انبیاء کرام کی تنقیص اور توہین کے اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی شان میں گالیوں کے اور کیا ہے؟ مرزا صاحب کی کتابوں سے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور آخرت کا شوق و رغبت نہیں حاصل ہوتی۔

میں مرزائیوں سے درخواست کرونگا کہ وہ امام غزالیؒ کی احیاء العلوم اور کیمیاء سعادت کا ترجمہ پڑھیں اور اس زمانہ کے حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحبؒ کے مواعظ کا خصوصاً مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ کسطرح دل کی آنکھیں کھلتی ہیں۔

قرآن کریم تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام معجز نظام ہے اور حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام فصاحت التیام ہے جسکا درجہ فصاحت وبلاغت میں قرآن کریم کے بعد ہے۔ حضور پرنور کے خطبات کا عرب کے ادبا اور فصحا اور بلغا کے خطبات سے موازنہ کرلیا جائے زمین و آسمان کا فرق نظر آئیگا۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع الکلم اور کلماتِ حکمت و موعظت کا حکماء عالم کے کلمات حکمت سے موازنہ

کر لیا جائے جیکمائے عالم کی حکمت و موعظت کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت و موعظت سے وہ نسبت بھی نہ ملیگی جو قطرہ کو سمندر کیساتھ یا ذرے کو آفتاب کیساتھ ہوتی ہے۔ اب مرزائی حضرات اپنے نبی پر نظر ڈالیں کہ جسکو وہ تمام انبیاء سابقین سے افضل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عین بلکہ آپؐ سے شاید بہتر اور برتر سمجھتے ہیں۔

اسکی فصاحت و بلاغت پر نظر ڈالیں کیا مرزا صاحب اردو فارسی ادب اور فصاحت و بلاغت میں ادباء زمانہ سے کچھ بڑھ کر تھے؟ مرزا صاحب چونکہ ہوشیار تھے اسلئے اردو و فارسی ادب میں تو اعجاز کا دعویٰ نہ کیا کہ ابھی قلعی کھل جائیگی اور دنیا مذاق اڑائیگی البتہ عربی زبان میں اعجاز کا دعویٰ کیا اور "قصیدہ اعجازیہ" لکھ کر اپنا معجزہ پیش کیا علماء نے اسکے مقابل قصائد پیش کر دیئے اور مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ کی عروضی اور صرفی اور نحوی اور ادبی غلطیاں پیش کر دیں جسکا ابتک مرزا صاحب اور مرزائی حضرات سے جواب نہیں ہو سکا اور اگر ہو سکتا ہے تو اب جواب دیں۔

مرزا صاحب کی فصاحت و بلاغت معلوم کرنے کا طریقہ

اگر کسی کو مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ پر ناز ہے تو ایک عام مجلس منعقد کر لی جائے جسمیں حجاز اور مصر اور شام کے ادباء کو مدعو کیا جائے انمیں مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ کو پیش کیا جائے اور علمائے اسلام کی گرفتوں کو بھی پیش کیا جائے اور ادباء عرب سے دریافت کیا جائے کہ مرزا صاحب کا قصیدہ اعجازیہ مصر کے مشہور شاعر شوقی اور حافظ ابراہیم کے قصائد کا پاسنگ بننے کے بھی قابل ہے یا نہیں؟

اور کوئی مرزائی دعویٰ کر کے تو دیکھے کہ مرزا صاحب کے اردو شعر اکبر الہ آبادی کے

اشعار کے پاسنگ بھی بن سکتے ہیں! مرزائی خوب جانتے ہیں کہ سارا ملک اردو زبان جانتا ہے یہ دعویٰ ایک منٹ کیلئے بھی نہیں سنا جا سکتا۔ البتہ عربی زبان ایسی ہے کہ جس سے ملک کا اکثر طبقہ نا آشنا ہے اسلئے عربی زبان میں دعوائے اعجاز پر کمر بستہ ہوئے اور قصیدہ اعجازیہ لکھکر شائع کر دیا جس پر قادیان کے کچھ نادان ایمان لے آئے جن کو نہ عربی کی خبر ہے نہ فارسی کی۔

مرزا صاحب کے صحابی اور تابعی انگریزی زبان کے ماہر ہیں مگر قرآن اور حدیث کی زبان کے ماہر نہیں۔ ماہر تو کیا ہوتے کافیہ اور علم الصیغہ کی بھی خبر نہیں ایسے آدمیوں کی نہ تصدیق معتبر ہے اور نہ تکذیب۔

مرزا صاحب اور انکے صحابہ و تابعین کے امتحان کا طریقہ

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں تمام انبیاء کرام کا عموماً اور سرور عالم محمد عربی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ظل اور بروز بلکہ عین ہوں۔ مرزا صاحب کی عبارت کا احادیث نبویہ کی عربیت سے موازنہ کیا جائے اور مرزا صاحب کے صحابہ اور تابعین کے عربی کلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کے خطبات اور اشعار سے موازنہ کیا جائے بلکہ غلامان غلامان غلامان غلامان غلامان غلامان غلامان غلامان غلامان غلامان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نثر اور نظم سے مقابلہ کر لیا جائے۔ ابھی مرزا صاحب اور انکے صحابہ اور تابعین کا مبلغ علم سامنے آجائیگا۔ مرزا صاحب کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود ربوہ میں موجود ہیں انکی عربی نثر و نظم کو کسی عربی ادیب کو دکھلایا جائے۔ اور مرزا کے خلیفہ ثانی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خطبوں کو سمجھ بھی نہیں سکتے جسکا جی چاہے امتحان کر لے۔

نبوت کی چوتھی شرط

عصمت کاملہ و مستمرہ شاہان دنیا کے تقرب کیلئے سراپا اطاعت ہونا ضروری ہے اپنے مخالفوں کو اپنی بارگاہ میں کون گھسنے دیتا ہے اور مسند قرب پر کون قدم رکھنے دیتا ہے اسی طرح خداوند ذوالجلال کا مقرب اور پیغمبر وہی ہو سکتا ہے جو ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کا پورا پورا مطیع اور فرمانبردار ہو اور اس کے دشمنوں سے بری اور بیزار ہو۔

مرزا صاحب اپنے اقرار سے بھی معصوم نہ تھے اور نہ اللہ کے دشمنوں سے بری اور بیزار تھے۔ یہود اور نصاریٰ سے جہاد اور قتال کو حرام سمجھتے تھے اور انکے عروج اور ترقی کے لئے دعا گو تھے۔

کافروں کے لئے دعا کا مطلب کافروں کی حکومت اور سلطنت کیلئے دعا مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ کفر اور کافروں کو عزت اور عروج ہو اور اسلام اور مسلمان ذلیل و خوار ہوں۔

سبحان اللہ! عجیب پیغمبری ہے کہ جسکا مقصد ہی کفر کا عروج اور اسلام کا زوال ہے نبوت کا مقصد تو یہ ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور کافروں کی بات نیچی ہو اللہ کا نام لینے والے عزیز اور سربلند ہوں اور اللہ کے دشمن ذلیل اور خوار ہوں اور کافر خدا کے دوستوں کے غلام اور باج گذار بنکر رہیں مگر مرزا صاحب کے دین میں معاملہ برعکس ہے یہ عجیب نبی ہے کہ جو نصاریٰ کیلئے دعا کرنیوالا ہے اور مسلمانوں کے لئے بددعا۔ مرزا صاحب سے یہ تو ممکن نہ ہوا کہ دنیا کو اپنی عصمت اور طہارت اور نزاہت دکھلا سکیں

اس لئے انبیاء کرام کی عصمت ہی کا انکار کر دیا کہ نبی کیلئے معصوم ہونا ضروری نہیں
تاکہ اپنی عصمت دکھلانی اور ثابت نہ کرنی پڑے جسکا مطلب معاذ اللہ یہ ہوا کہ اے
لوگو! میرے دعوئے نبوت پر تم میری عصمت کو نہ جانچنا کوئی نبی معصوم نہیں گذرا۔
اے مسلمانو! ذرا غور تو کرو کہ اگر نبی کیلئے عصمت لازم نہیں تو پھر غیر معصوم کی اطاعت
کیسے واجب ہوگی؟ اگر انبیاء کرامؑ واجب العصمت نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ انکی اطاعت
کا حکم نہ دیتا اور نہ ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتا۔

نبوت کی پانچویں شرط

صداقت اور امانت

نبوت کی ایک شرط یہ ہے کہ نبی صادق اور امین ہو اسلئے کہ جھوٹا اور خائن کبھی
نبی نہیں ہو سکتا اور مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے پر علماء نے مستقل کتابیں
لکھی ہیں جن میں مرزا صاحب کی پیشین گوئیوں کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔

صادق اور کاذب کی تعریف

صادق اور سچا ہونے کیلئے ایک دو پیشین گوئی کا سچا ہو جانا کافی نہیں کاہنوں اور
نجومیوں کی بھی تمام پیشین گوئیاں جھوٹی نہیں نکلتیں سچا وہ ہے کہ جس کی سب
باتیں سچی ہوں۔ اور جھوٹا وہ ہے کہ جسکی سب باتیں سچی نہ ہوں اگرچہ اسکی بہت
باتیں بلکہ اکثر باتیں سچی ہوں۔ اس زمانے میں جو لوگ جھوٹ کے مصنف ہیں
یعنی پروپیگنڈے کے امام ہیں انکی بھی تمام باتیں جھوٹی نہیں ہوتیں بلکہ ان کی

بھی اکثر باتیں سچی ہی ہوتی ہیں مگر باایں ہمہ وہ جھوٹے ہی ہیں۔ پردہ پوشی کیلئے جھوٹ کا نام پروپیگنڈہ رکھ لیا ہے مگر حقیقت اسکی ایسا اعلیٰ درجہ کا جھوٹ ہے کہ جسکو سننے کے بعد بڑے سے بڑا ہوشیار بھی سچ سمجھنے لگے۔
اسی طرح مرزائی حضرات کو یہ دیکھنا چاہئے کہ مرزا صاحب کی کتنی پیشین گوئیاں جھوٹی نکلیں۔ چند پیشین گوئیوں کے سچا ہونیسے کسی کا صادق اور راست باز ہونا ثابت نہیں ہوسکتا اور اگر جھوٹے کے یہ معنی ہوں کہ اسکی کوئی بات بھی سچی نہ ہو تو اس معنی کر دنیا میں کوئی بھی جھوٹا نہیں نکلیگا بلکہ اس معنی کر جھوٹا ہونا عقلاً محال ہے اس لئے کہ یہ عقلاً ناممکن ہے کہ کسی شخص کی ہر بات جھوٹی ہو اور کوئی بات بھی اسکی سچی نہ ہو خوب سمجھ لو۔ شیطان کی بھی ساری باتیں جھوٹی نہیں۔
مرزا صاحب نے جب اپنا سچا ثابت کرنا ممکن نہ ہوا تو دوسرے پیغمبروں کی پیشین گوئیوں کو جھوٹا ثابت کرنا شروع کیا تاکہ لوگوں پر یہ واضح ہو کہ جھوٹ بولنے سے نبوت میں فرق نہیں آتا اور معاذ اللہ! میں (یعنی مرزا صاحب) ہی جھوٹا نہیں بلکہ اور پیغمبر بھی جھوٹے گذرے ہیں۔

نبوت کی چھٹی شرط

عدم توریث

نبوت کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ کسی کی زمین اور جائیداد اور مال و دولت کا وارث نہ ہو اور نہ اس کے بعد کوئی اس کا وارث ہو۔
حدیث متواتر سے ثابت ہے کہ حضور پرنور ؐ نے فرمایا نحن معاشر

الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکنا صدقۃ :- ہم گروہ انبیاء نہ کسی کے وارث اور نہ ہمارا کوئی وارث ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ خدا کیلئے وقف ہوتا ہے۔ مگر مرزا صاحب کے یہاں معاملہ اسکے برعکس ہے خود بھی اپنے باپ کی زمین و جائیداد کے وارث ہوئے اور دعوئے پیغمبری سے جو زمین اور جائیداد فراہم کی انگریزی کچہری سے اسکی باضابطہ رجسٹری اپنی اولاد کے نام کرائی جو سب کو معلوم ہے اور قادیانی حضرات کو ہم سے ہزار درجہ بڑھ کر معلوم ہے۔ عیاں راچہ بیاں۔

نبوت کی ساتویں شرط (زہد)

نبوت کی ایک شرط زہد یعنی شہوات اور لذات دنیا سے بے تعلقی ہے۔ نبوت کا مقصد بندوں کو خدا تک پہنچانا ہے اور ظاہر ہے کہ شہوت پرستی بندوں کو خدا پرست نہیں بنا سکتی مگر مرزا صاحب میں یہ شرط بھی مفقود ہے۔ مرزا صاحب نے حطام دنیا کے جمع کرنے میں کوئی دقیقہ اور حیلہ نہیں چھوڑا جس جس تدبیر اور حیلہ سے روپیہ جمع کر سکتے تھے وہ سب کچھ کیا حتیٰ کہ اپنی تصویر تک فروخت کی۔

نبوت کی آٹھویں شرط (اعلیٰ حسب و نسب)

نبوت کی ایک شرط یہ ہے کہ نبی حسب و نسب کے اعتبار سے سب سے اعلیٰ اور برتر ہو جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ہرقل شاہ روم نے ابو سفیان سے دریافت کیا:- کیف نسبہ فیکم :- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب و نسب کیسا ہے ابو سفیان نے جواب دیا :- ھو فی حسب مالا افضل علیہ غیرہ :- یعنی وہ حسب

ونسب میں سب سے بڑھ کر ہے شاہ روم نے کہا وکذلک الرسل تبعث فی احساب قومھا یعنی انبیاء ہمیشہ بہترین خاندان میں سے مبعوث ہوتے ہیں تاکہ لوگ حسب ونسب کے لحاظ ان کو حقیر نہ سمجھیں۔

مرزا صاحب میں یہ شرط بھی مفقود ہے مرزا صاحب مغل اور پٹھان تھے سید اور ہاشمی تو کیا شیخ زادہ بھی نہ تھے خصوصاً مرزا صاحب کا جیسا یہ دعویٰ ہے کہ میں عین رسول اللہ صلعم اور امام مہدی بھی ہوں تو عین رسول اللہ ہونیکی وجہ سے ہاشمی ہونا چاہیئے تھا اور مہدی ہونیکی وجہ سے فاطمی یعنی حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء کی اولاد سے ہونا چاہیے تھا اگر وہ ہاشمی تھے نہ فاطمی بلکہ مغل تھے۔

نبوت کی نویں شرط (مرد ہونا)

نبوت کی ایک شرط یہ ہے کہ نبی مرد ہو قال اللہ تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک الا رجالاً نوحی الیھم نبی کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ مرد ہو اسلئے کہ عورتیں ناقص العقل والدین ہوتی ہیں پس اگر عورت کا نبی ہونا جائز رکھا جائے تو نبی کی عقل اور دین کا ناقص ہونا لازم آئیگا اور نبی کے دین اور عقل کا ناقص ہونا محال ہے اس لئے کہ جب نبی ہی کی عقل اور دین ناقص ہوگا تو امت کی عقل اور دین کیسے کامل ہوگا نیز عورت کے لئے پردہ واجب ہے کیونکہ بے پردگی موجب فتنہ ہے لہذا عورت اگر نبی ہو تو دو حال سے خالی نہیں کہ پردہ کریگی یا نہیں اگر وہ پردہ کرے تو اس سے استفادہ کیسے ہوگا نیز نبیہ کو بغیر دیکھے لوگ صحابی کیسے بنیں گے۔ بغیر دیکھے صحابیت کا شرف حاصل نہ ہوگا۔ اور اگر پردہ نہ کرے تو موجب فتنہ ہوگی۔

خصوصاً جبکہ نبی کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ حسین و جمیل اور حسن الصوت یعنی خوش آواز بھی ہو (جیسا کہ بعض علماء نے لکھا ہے) تو ایسی صورت میں حسین و جمیل اور خوش آواز عورت کا نبی ہونا ہدایت کے بجائے فتنہ کا دروازہ کھولے گا۔

نبوت کی یہ شرط بھی مرزا میں نہیں پائی جاتی کیونکہ مرزا صاحب کا ایک دعویٰ مریم ہونیکا اور حاملہ ہونیکا بھی تھا اور ظاہر ہے کہ مریم اور حاملہ تو عورت ہی ہو سکتی ہے نہ کہ مرد لہٰذا مرزا صاحب اپنے اس اقرار کے بموجب مرد نہ ہوئے تو پھر نبی کیسے بنے۔

نبوت کی دسویں شرط

(اخلاق کاملہ)

نبوت کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ صاحب نبوت اخلاق کاملہ اور کمالات فاضلہ کے ساتھ موصوف ہو بد خلق اور بد زبان نہ ہو یہ شرط بھی مرزا صاحب میں مفقود ہے۔ ناظرین اور طالبین کے لئے ہم مرزا صاحب کے اخلاق کا نمونہ پیش کرتے ہیں جس سے ناظرین اور قارئین کو معلوم ہو جائیگا کہ مرزا صاحب کس درجہ کے اخلاق والے تھے ناظرین کرام کی سہولت کیلئے مرزا صاحب کی گالیوں کا حروف تہجی کے اعتبار سے نقشہ پیش کرتے ہیں۔

(فتلک عشرۃ کاملۃ)

مرزا صاحب کی گالیوں کا حروف تہجی کے لحاظ سے نقشہ

حرف الف:- اے بدذات فرقہ مولویاں تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔ اندھیرے کے کیڑو ایمان و انصاف سے دور بھاگنے والا۔ اندھے نیم دہریہ ابولہب اسلام کے دشمن۔ اسلام کے عار مولویو۔ اے جنگل کے وحشی اے نابکار اے ایمانی روشنی سے مسلوب اے احمق مخالف اے پلید دجال اسلام کے بدنام کرنیوالے اے بدبخت مفتریو یعنی اشرار اول الکافرین اوباش اے بدذات خبیث دشمن اللہ اور رسول کے۔ ان بیوقوفوں کے بھاگنے کی جگہ نہ رہیگی اور صفائی سے ناک کٹ جائیگی

حرف ب:- بے ایمان اندھے مولوی پلید طبع پاگل بدذات جھوٹا بدگوہری ظاہر نہ کرتے بیحیائی سے بات بڑھانا۔ بددیانت۔ بے حیا انسان بدذات فتنہ انگیز۔ بدقسمت منکر، بدچلن، بخیلی۔ بداندیش۔ بدظن، بدبخت قوم۔ بدگفتار بدباطن۔ نکتہ چیں۔ باطنی جذام۔ بخل کی سرشت والے۔ بیوقوف۔ جاہل بیہودہ بدعلماء۔

حرف ت:- تمام دنیا سے بدتر تنگ ظرف۔ ترک حیا۔ تقویٰ و دیانت کے طریق کو بالکل چھوڑ دیا۔ ترک تقویٰ کی شامت سے ذلت پہنچ گئی۔ تکفیر ولعنت کے جھاگ منہ سے نکالتے کیلئے۔

حرف ث:- ثعلب (بری) ثم اعلم ایہا الشیخ الضال والدجال البطال۔

حرف ج چ :- جھوٹ کی نجاست کھائی جھوٹ کا گوہ کھایا۔ جاہل وحشی جادۂ صدق و ثواب سے منحرف اور دو رجعل ساز جیتے ہی جی مرجانا چوہڑے چمار۔

حرف ح :- حمار احمقار حق و راستی سے منحرف حاسد حق پوش۔

حرف خ :- خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں خنزیر سے زیادہ پلید۔ خطا کی ذلت انہی کے منہ پر خالی گدھے۔ خائن خیانت پیشہ۔ خاسرین۔ خالیۃ من نور الرحمٰن خام خیال خفاش۔

حرف د ڈ :- دل سے مجذوم، دہوکا دہ، دیانت، ایمانداری راستی سے خالی۔ دجال۔ دروغ گو۔ ڈوموں کی طرح مسخرہ دشمن سچائی دشمن قرآن۔ دلی تاریکی۔

حرف ذ :- ذلت کی موت ذلت کیساتھ پردہ دری، ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کردیں گے۔

حرف ر :- رئیس الدجالین، ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کیساتھ قبر میں لے جائیں گے، ارذ سیاہ، روباہ باز، رئیس المتصلفین، راس المعتدین، راس الغاوین۔

حرف ز :- زہرناک مادے والے، زندیق، ذو رکھ بفتشوا الی راحی الزور

حرف س :- سچائی چھوڑنیکی لعنت انہی پر پڑی۔ سفلی ملا۔ سیاہ دل منکر سخت بے حیا۔ سیاہ دل فرقہ کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے سادہ لوح۔ ساہلسی۔ سفہام۔ سفلہ۔ سلطان المتکبرین الذی ضاع زینۂ بالکبرواتوہین۔ سگ بجگان۔

حرف ش :- شرم و حیا سے دور۔ شرارت خباثت و شیطانی کارروائی والے۔ شریف از سفلہ نمی ترسد بلکہ از بےعلگی اومی ترسد۔ شریر مکار شیخی سے بھرا ہوا، شیخ نجدی۔

حرف ص :- صدر القناۃ نیوش صدرک ضربہ ویریک رمانی لمجار دماء۔

حرف ض :- ضال ضربہم اکثر من البلیس اللعین۔

حرف ط :- طالع منحوس طبتم نفساً بالفار الحق والدین

حرف ظ :- ظالم ظلمانی حالت۔

حرف ع :- علماء السوء۔ عداوت اسلام۔ عجب و پندار والے عدو العقل والنہی۔ عقارب عقب الکلب۔

حرف غ :- غول الاغوی۔ غدار سرشت۔ غالی۔ غافل۔

حرف ف :- فیمت یا عبد الشیطان۔ فریبی۔ فن عربی سے بے بہرہ فرعونی رنگ۔

حرف ق :- قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے۔ قست قلوبہم۔ قد سبق الکل فی الکذب۔

حرف ک گ :- کتے گدھا۔ کینہ در گندے اور پلیدڑے والے کمینہ، گندی کارروائی والے، کہا (مادرزاد اندھے) گندی عادت، گندے اخلاق والے ذات سے غرق ہو جا، کج دل قوم، کوتاہ نظر، کھوپڑی میں کیڑا کیڑوں کی طرح خود ہی مرجائیں گے۔ گندی روح۔

حرف ل :- لاف و گزاف والے، لعنت کی موت۔

حرف م :- مولویت کو بدنام کرنیوالو، مولویوں کا منہ کالا کرنیوالو، منافق مفتری، مورد غضب، مفسد، مرے ہوئے کیڑے مخذول، مہجور، مجنون مغرور، منکر، محجوب مولوی، منکس طینت مولوی کی بک بک، مردار خور مولویو۔

حرف ن :- نجاست نہ کھاؤ، نااہل مولوی ناک کٹ جائیگی، ناپاک طبع لوگوں نے، نابینا علماء، نمک حرام، نفسانی، ناپاک نفس، نابکار قوم، نفرتی و ناپاک شیوہ، نادان متعصب، نالائق۔ نفس امارہ کے قبضہ میں نااہل حریف نجاست سے بھرے ہوئے، نادانی میں ڈوبے ہوئے، نجاست خوری کا شوق۔

حرف و :- وحشی طبع، وحشیانہ عقائد والے

حرف ہ :- ہامان، ہالکین، ہندوزادہ

حرف ی :- یک چشم مولوی، یہودیانہ تحریف، یہودی سیرت، یا ایہا الشیخ الضال والمفتری البطال، یہود کے علماء، یہودی صفت وغیرہ وغیرہ۔

(منقول از عصائے موسیٰ ص۲۳۱ و عشرہ کاملہ ص۲۱)

مرزا صاحب کی نبوت کی دلیل :- مرزا صاحب کی نبوت کی دلیل نہ تو علم ہے اور نہ عقل اور نہ حافظہ اور نہ فہم اور نہ زہد اور نہ تقویٰ اور نہ صداقت اور نہ امانت اور نہ عصمت اور نہ عفت اور نہ حسب اور نہ نسب اور نہ اخلاق فاضلہ اور نہ معجزات اور نہ کرامات کچھ بھی نہیں سب صفر ہے۔ دلیل صرف یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔ سبحان اللہ عجیب دلیل ہے۔ کیا محض کسی نبی کا فوت ہو جانا کسی مدعی کے نبی ہونیکی دلیل ہو سکتا ہے۔ تھوڑی دیر کیلئے

فرض کیجئے کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔ لیکن آپ اپنے نبی ہونے کی مستقل دلیل
ان کیجئے۔ خاتم الانبیاء سے پہلے ایک نبی کی زندگی میں کبھی نبی آتے رہے ہیں۔
اگر کسی گاؤں کا دہقان یہ دعویٰ کرے کہ میں اس ملک کا بادشاہ

اور دلیل یہ بیان کرے کہ چونکہ اس ملک کا بادشاہ مر چکا ہے اور میں اس فوت شدہ بادشاہ
کا مثیل اور شبیہ اور ہمنام ہوں اور میرا گاؤں اسی کے دارالسلطنت کے سمت پر واقع
ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ میں اس ملک کا بادشاہ ہوں تو کیا اہل عقل کے نزدیک اس
طرح سے اس شخص کی بادشاہت ثابت ہو جائیگی اہل عقل کے نزدیک جو شخص اس
کی بادشاہت تسلیم کریگا وہ بھی پاگل اور دیوانہ سمجھا جائیگا اور اگر اس قسم کے
چند پاگل مل کر عقلاء کو مناظرہ اور مقابلہ کا چیلنج دیں کہ آؤ ہم اس بادشاہ کی وفات
ثابت کریں گے تاکہ اس وفات سے اس مدعی کی بادشاہت ثابت ہو جائے
تو عقلا کو جائز ہے کہ تفریحی طور پر ان احمقوں کی حماقت ظاہر کرنے کے لئے
دعوت مناظرہ منظور کرلیں ورنہ مناظرہ فی الحقیقت نظری امور میں ہوتا ہے۔
ایسے بدیہی البطلان امور میں تو مناظرہ نہیں ہوتا مرزا صاحب کا دعویٰ
آریوں کے بادشاہ ہونے کا بھی ہے مگر کسی آریہ کے حلق کے نیچے نہیں اترا۔
جس کا جی چاہے موسیٰ بنے اور جسکا جی چاہے فرعون بنے مگر موسیٰ بن عمران
اور فرعون اور ہامان بننے
بننے کیلئے
کیلئے کچھ کوئی ظاہری اور مادی سامان چاہیئے ورنہ فرعون بے سامان
اور نواب بے ملک کہلائے گا اور مرزا صاحب کے پاس نہ کوئی نشان
ہے اور نہ کوئی سامان ہے۔ مرزا صاحب اگر موسیٰ تھے تو بتلائیں کہ

کونسا فرعون غرق ہوا اور اگر نوح تھے تو... کونسی دنیا غرق ہوئی۔ اور اگر مسیح تھے تو کونسے مسیح جیسے معجزے دکھلائے۔

مرزا صاحب کا دس لاکھ معجزات کا دعویٰ:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں اور ہر ہر معجزہ کو علیحدہ علیحدہ سند متصل کے ساتھ بیان کیا ہے مرزا صاحب کے صحابہ وتابعین کو بھی چاہیئے کہ مرزا صاحب کے دس لاکھ معجزات پر کوئی کتاب لکھ کر دنیا کے سامنے پیش کریں تاکہ دنیا کو مرزا صاحب کے معجزات کا علم ہو سکے۔ آخر وہ کیا معجزات تھے۔

اب میں اس تحریر کو ختم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس تحریر کو قبول فرمائے اور لوگوں کے لئے موجب ہدایت بنائے۔ آمین ثم آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

٭ ٭ ٭

ہر قسم کی درسی وغیر درسی کتب ہمیشہ براہ راست ذیل کے پتہ سے طلب فرمایئے۔ پہلے ایک خط لکھ کر فہرست کتب منگا لیجئے۔

کتب خانہ قاسمی۔ دیوبند (سہارنپور) یوپی